



آنحضورؐ کا حسنِ سراپا (شمالِ مبارک)

حضرت سیدنا علیؑ رحمہ اللہ وجہ نے حضورؐ کا اس طرح حلیہ بیان کیا (حوالہ شمالِ ترمذی)

○
حسنِ یوسفؑ، دمِ عیسیٰؑ، یدِ بیضاواری، آنچہ خواہاں ہمہ دارند ثُو تماواری
جہاں سب ہم نے چہان مارا حسینؑ کیسا تمہیں کو دیکھا
مثالِ پانی ہر اک حسیں کی، حضورؐ تم ساتھ ہی کو دیکھا
(المحضرت غوثی شاہ)

○
آپؐ نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے بلکہ درمیانہ قد تھا۔
آپؐ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھٹنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ
گھٹنگھریالے (بھی) تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پر گوشت تھا اور نہ ہی مکمل
طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ،
پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان
کی جگہ بھی پر گوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ
مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے
چلتے وقت قوت کے ساتھ گویا کہ ڈھولان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف
متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے دونوں کندھوں کے درمیان مبر
نبوت تھی۔ آپؐ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ محی دل اور سب سے زیادہ جج
بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ شریف
گھرانے والے تھے۔ آپؐ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا اور آپؐ کے ساتھ
۔۔۔ اشد کھنہ والا نہ سہ کر قد اہو حاکم کرتا۔ آپؐ کا وصف بیان کرنے والا کتا

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (قرآن)
یا اللہ یا محمدؐ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ
۷۸۶ ————— ۹۲

آنحضور سید الکونین حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ابدی حیات طیبہ
کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں لکھی گئی ایک شاندار کتاب

حَیَاتُ النَّبِیِّ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

تُو بابتِ دنیا و دیں تُو ہی ہے ختم المرسلین
تیری حیاتِ جاوداں کی حق نے کھائی ہے قسم
(حضرت سیدی غوثی شاہؒ)

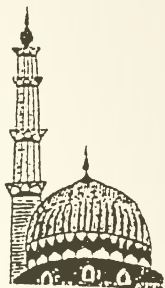
160 / ROP
مرتبہ

مبلغ اسلام و احسان شارح رُموز القرآن

الحاج حضرت مولانا غوثی شاہ صاحب قبلہ مدظلہ
(خلف خلیفہ وجانشین مفسر قرآن الحاج حضرت سیدی مولانا محوی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ)

برہتہام : مولانا شاہد علی شاہ صاحب رُموزی شاہ (ممبئی)

ومولوی محمد مجتبیٰ قدیر الدین قادری تحسین صاحب (مقیم دہام سعودی عرب)



۹۲-۷۸۶

حَیَوَةُ النَّبِیِّ

نَذْرِ حَبِیبِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تُو جانِ پاکی سز بسر نئے آب و خاک اے نازیں
واللہ زجاں ہم پاک تر روحی فداک اے نازیں

خادم اسلام و اہلسنت

الفقیر الی اللہ

کُنْتُ عَبْدُہُ وَخَادِمُہُ

حیات النبیؐ

اُس مقدس ہستی کی حیات طیبہ کا کیا کہنا جسکو خدا نے نور کہا (قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ كِتَابٌ مُبِينٌ) اور جسکی پیغمبری آدمؑ کی پیدائش سے بھی قبل ہزاروں اور لاکھوں سال سے چلی آرہی ہو۔ اور جس آمد مبارکہ کی ہر نبی و رسولؐ نے پیش گوئی کی ہو اور اُن پر روزِ یثاق ہی ایمان لے آئے ہوں اُن کو شایان شان پیغمبری کا کیا کہنا۔

یہ رمز روح پروری دو دلیری کرے
آدمؑ ہو آب و گل میں تو پیغمبریؐ کرے
(حضرت سید شاہ کمالؒ ”خرمن کمال“)

آنحضور ﷺ کا وجود بابرکت خدا کی خدائی میں ایک ایسی عبدیت تامہ لیا ہوا ہے جسکا اندازہ لگانا فرشتوں، جنوں اور انسانوں کے بس کی بات نہیں یہ حضورؐ ہی کی ہمدگی کا فیضان ہے جو ساری کائنات پر چھایا ہوا ہے جسکی وجہ سے کائنات کا ہر ذرہ ذرہ خدا کی حمد و ثناء میں مصروف ہے جیسا کہ قرآن میں ہے يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا الْأَرْضِ ○ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہیں سب خدا کی تسبیح اور تحمید میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی لئے اللہ نے حضورؐ کی اس ازلی اور لبدی ہمدگی لی ہوئی عمر مبارک کی قسم کھائی۔ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ اے میرے حبیبؐ ہمکو تمہاری عمر مبارک کی قسم ہے بے شک وہ نشہ میں مدہوش ہو رہے تھے۔ ○ یہاں اس آیت میں اللہ نے حضورؐ کی عمر مبارک یعنی حضورؐ کی حیات جاویداں کی قسم کھائی ہے۔ اسی اعتبار کو اٹھ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

ثوب باعث دنیا و دین تو ہی ختم المرسلینؐ
تیری حیات جاویداں کی حق نے کھائی ہے قسم

کلمہ طیبہ اور حیات النبیؐ

آنحضورؐ کی حیات ابدی کے ثبوت میں کلمہ طیبہ کی شہادت (گواہی) ہی کافی ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

نہیں ہے کوئی حاجت روا و معبود سوائے اللہ قائم خود کے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ ایک مسلمان کی مسلمانی اسی کلمہ طیبہ کے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے سے برقرار

ہے۔ جب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ زندہ ہے۔ تو اُس کے ساتھ جٹا ہوا ملا ہوا محمد رسول اللہ بھی زندہ

ہے اگر ہم (معاذ اللہ) صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو مانیں اور محمد رسول اللہ کو نہ مانیں تو ہم

مسلمان ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے ساتھ محمد رسول اللہ ہی کلمہ طیبہ کہلاتا

ہے اور یہ عجیب شان ہے کلمہ طیبہ کی کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں بارہ حروف ہیں تو محمد رسول اللہ

میں بھی بارہ حروف ہیں اور دونوں کو جمع کر دیں تو 24 کا عدد حاصل جمع ہوگا۔ یعنی دن کے بارہ گھنٹے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ رہے ہیں تو رات کے بارہ گھنٹے محمد رسول اللہ کہہ رہے ہیں۔ اس طرح دن

اور رات کی گواہی سے ایک دن ہو جاتا ہے دن جلال یزداں ہے تو رات جمال محمدیؐ ہے

الحاصل بقول حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ اِسْمُهُ مَكْتُوبٌ، مَشْفُوعٌ، یعنی اللہ نے محمد ﷺ

کے نام کو اپنے نام کے ساتھ جٹا ہوا اور ملا ہوا رکھا ہے اور عرش اعظم پر بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ اسی اعتبار کو حضرت سیدنا شاہ کمالؒ فرماتے ہیں۔

وجود محمدؐ وجود خدا ہے نہ ہرگز محمدؐ خدا سے جدا ہے

اور ہم میں بعض طریقت کا دعویٰ کرنے والے ۸۶ کو اوپر لکھ کر نیچے محمد صلعم کے عدد ۹۲ کو لکھتے

ہیں جبکہ اللہ نے اپنے بازو محمد صلعم کے نام کو برابر کی جگہ دی ہے لہذا ہم اس طرح سے لکھا کریں ۸۶-۹۲

برداران اسلام کلمہ طیبہ کی حقیقت کو سمجھیں تو انشاء اللہ حیات النبیؐ کی حقیقت کو سمجھ جائیں گے جدا مجد

فخر اولیائے ہندوستان الحاج اعظم حضرت سیدی و مولائی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ نے اس حقیقت کو اس طرح

اظهار فرمایا ہے :

ہے جس کے آگے آئندہ محمد رسول اللہ

جاء، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دیکھتا ہے وہ

آیتِ حیات

ارسالِ درودِ خداوندی اور حیاتِ النبیؐ ایک واضح دلیل

حق تعالیٰ سبحانہ نے اپنے مقدس کلام مجید میں حضورؐ کی ابدی حیات کے لئے ایک ایسی آیت حیات کو جگہ دی ہے جس پر اُمّیّانِ محمدیؐ خدا کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے اور وہ آیت یہ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝
بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے، نبی محترم (حضرت محمد صلعم) پر مسلسل درود بھیجتے چلے جا رہے ہیں۔ تم بھی اے مومنو خوں تسلیم کے ساتھ نبیؐ پر مسلسل درود و سلام بھیجتے رہو (۲۲/۴) اللھم صلّ علی سیدنا

محمد و علی آل سیدنا محمد عدد مافی علم اللہ و صلوة دائمة بدوام ملّت اللہ بر اور ان اسلام : اس آیت میں حق تعالیٰ نے اپنے حبیب سید الکونین حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر مسلسل درود سلام بھیجتے رہنے کا حکم دیا ہے اور اس حکم خداوندی کے تحت قیامت تک اہل ایمان اس پر عمل کرتے رہیں گے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اپنی مخصوص عبادت نمازیں تعدہ آخر میں التّحیاتِ لِلّٰہ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبٰتُ کے ساتھ ہی السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ کو جو امر حاضر کا صیغہ ہے اور بعد تشہد کے اپنے حبیب پر درود بھیجنے کو بھی شامل کر لیا ہے جس کے پڑھے بغیر کسی کی بھی نماز پوری نہیں ہوتی۔ ویسے نماز سے ہٹ کر بھی آنحضورؐ پر درود و سلام بھیجتے رہنا احادیثِ نبویہ سے ثابت ہے۔ ۱۔ جیسا کہ احمد و نسائی میں ہے کہ آپ صلعم نے فرمایا جب کوئی مجھ پر درود و سلام بھیجے گا تو اللہ میری روح مجھ پر واپس فرمایا گا تاکہ میں اُس کا جواب دوں۔ چنانچہ اُسی حکم و ارشاد کے تحت آنحضورؐ کی بعثتِ مبارکہ کے زمانہ سے آج تک حضورؐ پر مسلسل درود و سلام ہر آن و ہر لمحہ بھیجا ہی جا رہا ہے اور عین حالت نماز میں بھی درود و سلام پڑھا جا رہا ہے اس لحاظ سے حضورؐ کی روح مبارکہ حدیثِ طیبہ کی روشنی کے مطابق جسم ہی سے پیوست ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔ ویسے بھی جیسا کہ میں نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۵۶ میں بتایا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے مسلسل حضورؐ پر مسلسل درود و سلام بھیجتے ہی چلے جا رہے ہیں اس طرح بھی حضورؐ کی روح جسم مبارک سے الگ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حضورؐ پر مسلسل درود و سلام بھیجا ہی حضورؐ کی ابدی حیات کا باعث ہے۔

حیات النبیؐ اور آیات قرآنی

برادران اسلام جبکہ خود اللہ نے اپنے نام کے بالکل قریب اور ساتھ و یکساں حضورؐ کے نام محمد رسول اللہ کو باقی رکھا ہے اور حضورؐ کی تعظیم و تکریم کا حکم دیا و تعزیر و توقیرہ یعنی حضور ﷺ کی مدد کرو اور اُنکی عزت کرو اور کہا کہ ”اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وِلِرَسُولٍ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ“ بے شک عزت اللہ کی ہے اور اُسکے رسولؐ کی عزت ہے اور مومنوں کی عزت ہے لیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔ چونکہ منافق صرف اللہ ہی کے نام کی عزت کو جائز رکھتے ہیں اس لئے اللہ نے انہیں اپنی عزت کے ساتھ اپنے رسولؐ اور اپنے خاص مومن بندوں کی بھی عزت کو بجا رکھا۔

یہاں ہم قرآن وحدیث اور چند واقعات صحیحہ سے حضورؐ کی دواوی اور ابدی حیات طیبہ کا ثبوت پیش کرتے ہیں براہ کرم آپ کھلے ذہن اور خلوص دل سے ان کا بغور مطالعہ کیجئے۔ انشاء اللہ یہ حقیقت کھل جائیگی کہ حضورؐ آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

سب عرض حال کا صفی کے ہے حضورؐ کو علم کے مجال سخن ہوگی روبرو رسولؐ

قرآن میں سورہ انبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ میں یہ ارشاد باری ہے : وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۱۷/۱) ”اے (محمد صلعم) نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر آپ سارے عوالم کے لئے رحمت ہی رحمت ہیں۔“ اس آیت میں آپ کو رحمت عالم کہا گیا اور رحمت کا معنی کسی پر ترس کھانا اور پھر اُس پر کرم فرمائی کرنا۔ مثلاً کوئی خدا کے غضب میں آنے کو ہے تو اُس پر رحم اور ترس کھا کر خدا کے دیئے اور عطا کئے گئے اعزاز رحمت کو ظہور میں لاتے ہوئے اُس کو خدا کے غضب سے بچانا رحمت کا تقاضا ہے اور رحمت کا ایک اصل اعتبار اور معنی یہ بھی ہے کہ کسی بھی چیز یا شے کو اللہ ہی کی حول اور قوت سے اُسکی حسب اقتضاء عدم اضافی سے وجود اضافی کی طرف لے آنا۔ یہاں اُسی اعتبار رحمت کو بتایا جا رہا ہے کہ آپ سارے عوالم کے لئے رحمت ہیں یعنی اُن عوالم کا ظہور آپ ہی کی رحمت خاصہ کا نتیجہ ہے جو برقرار نظر آ رہا ہے اسی اعتبار رحمت کو اللہ نے نور کا نام بھی دیا ہے۔ اور اُسی نور حقیقت کا اظہار حضورؐ نے اس طرح فرمایا ہے ”میں اللہ کے نور سے ہوں اور کل اشیاء میرے نور سے ہیں۔“ پس اس آیت سے حضورؐ کی حیات ابدی کا ثبوت ملتا ہے جب عالم ہے تو اُسکے ظہور کے لئے رحمت

کے پاس تشریف لائے اُنکے اس دیر سے آنے پر حضورؐ نے حضرت امی بن کعبؓ سے جلد نہ آنے کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ”میں فرض نماز میں تھا“ تب حضورؐ نے فرمایا کہ کیا اللہ نے قرآن میں نہیں فرمایا کہ ”اللہ اور اس کے رسولؐ کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ تاکہ وہ تم کو زندہ کر دے۔ ایسے ہی بخاری شریف میں حضرت معید بن معلیؓ نے بھی اس واقعہ کو خود اُن سے منسوب فرمایا ہے اور ہو سکتا کہ حضورؐ نے اُن دونوں کو بھی قرآن کی اُس ہدایت کی طرف توجہ دلائی ہو کہ تم چاہے نماز میں ہو یا کسی بھی حالت میں ہو جب اللہ اور اُس کے رسولؐ تمہیں بلائیں تو تم ضرور اُنکے بلاوے پر حاضر ہو جایا کرو تاکہ وہ تم کو زندہ کر دے (اس متذکر ترجمہ کی آیت یہ ہے یٰٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۝ (۷/۹) اس آیت مذکورہ سے یہ معلوم ہوا کہ آپ کی پکار کا جواب دینا اور آپ سے واسطہ ہو جانا حقیقت میں زندگی حاصل کرنا اور زندہ ہو جانا ہے اور اپنی خواہشات نفسانی اور اپنی نفس امارہ کی مر دگی سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا پانا ہے۔

اُسے عمر نوحؑ حاصل ہوا، مگر تو کچھ نہیں ہے وہی زندگی غنیمت ہے جو تیرے ساتھ گزرے

میں نے زندگی صحویٰ نذر دوست ہی کر دی اُسکی ہستی ہی اب تو مجھ پہ چھائی جاتی ہے

(حضرت صحویٰ شاہؒ)

یعنی ایک مسلمان کی مسلمانیت اور ایک نبیؐ کی نبوت اور ایک ولیؑ کی ولایت سب حضورؐ ہی کے صدقے میں ہے بلکہ یہ عالم کا نظام بھی حضورؐ ہی کے دم سے قائم اور اللہ کی طرف سے قائم ہے بعض جاہل علماء کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ ”حضورؐ اب باقی نہیں رہے صرف طریقہ استغفار باقی ہے“ جانا چاہیے کہ خدا سے طلب غفوا استغفار کرنے کے لئے بھی حضورؐ ہی کی ذات مبارکہ کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ قرآن کی اس آیت میں کہا گیا۔

۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا (نساء ۲۴) یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر آپ کے پاس آئیں اور مغفرت چاہیں اور (رسول اللہ صلی علیہ وسلم) (یعنی آپ بھی) (اپنے وسیلے سے) خدا سے اُنکے لئے بخشش و مغفرت چاہیں تو وہ ضرور اللہ کو بر ملا بخشے والا اور رحم کرنا والا مہربان پائینگے۔ یعنی بغیر وسیلہ محمدیؐ استغفار بھی خدا کے ہاں قبول نہیں۔

ہے تیرا واسطہ تاثیر دعا کا ضامن ہاتھ جنبش ہی میں رہتے ہیں کہ بھر جاتے ہیں

ہیں تو آپؐ سے منہ پھیرے ہوئے ہیں اور اب اُن منافقین کی اتباع میں ہمارے شدت پسند اور ناسمجھ مسلمان بھائی بھی حضور ﷺ کو (نعوذ باللہ) اب آپؐ نہیں رہے، ”کہہ رہیں ہیں جب کہ حضور ﷺ اب بھی ویسے ہی ہیں جیسا کہ اُس وقت تھے یہی وجہ ہے کہ آج مشرق سے لیکر مغرب اور شمال سے لیکر جنوب تک ہر موزن (اِزاں دینے والا) اپنی اِزاں میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کہہ کر آپؐ کی حیات جاوداں کی گواہی دے رہا ہے اور ہر نمازی اپنی حالت نماز میں، قعدہ میں بیٹھا ہوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلٰم بھیج رہا ہے جو صیغہ حاضر قریب ہے اِس طرح وہ خدا کی اَلوہیت اور حضورؐ کی رسالت مبارکہ پر گواہی دیکر عین حالت نماز میں حضورؐ پر اور آپؐ کی آلِ پاک پر ایک نہیں دو، دو، دُرود بھی بھیج رہا ہے۔ ایک اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور دوسرا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ہے ان تمام باتوں کا حضورؐ کی حیاتِ جاوداں سے تعلق ہے۔

○ اِسی طرح یہ آیت بھی حضورؐ کی شانِ حیات میں کرتی ہے :-

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ - وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ -
 (اے محمد صلعم، اللہ کو یہ گوارا نہیں کہ آپؐ کے ہوتے ہوئے اُن پر کوئی اجتماعی عذاب نازل ہو اور یہ کہ وہ توبہ و استغفار کریں) مفسر قرآن بحر العرفان الحاج حضرت سیدی مولانا صفی شاہ صاحب قبلہؒ نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضورؐ کی یہ موجودیت بھی کوئی زمانی یا مکانی نہیں بلکہ ایک ابدی موجودیت ہے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ - وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ وَاَعْلَمُوْا اَنْ فِیْكُمْ رَسُوْلًا اللّٰهُ کے مصداق نہ صرف یہ اعتبار حقیقت بلکہ کہیں بصورتِ علم کہیں بصورتِ عمل اور کہیں دونوں کی جامعیت کے ساتھ آپؐ موجود ہے اور آج بھی ہم آپؐ ہی کے سہارے اپنے لئے طلبِ عفو و استغفار کر سکتے ہیں۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ

جب آپ ﷺ اس دنیا سے بظاہر پردہ فرما گئے تو حضرت سیدنا عمرؓ نے کہا کہ ”اگر کسی نے یہ کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ وفات کر گئے تو اُس کا سر ہے اور یہ تلوار ہے یعنی میں اس کے سر کو اس تلوار سے الگ کر دوں گا۔“ چونکہ آپ پر حیات النبیؐ کا اعتبار کھل چکا تھا اسی لیے آپ یہ کہہ جا رہے تھے کہ اتنے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ آگئے اور کہنے لگے جو محمد ﷺ کی پرستش کرتا تھا (وہ یہ یقین کرے) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ جسمانی نوعیت سے پردہ فرما گئے یعنی ہماری ظاہری دنیا کے لحاظ سے وفات کر گئے اور جو تم میں خدا کی پرستش کرتا تھا تو خدا زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ پھر آپ نے آل عمران کی یہ آیت پڑھی یعنی ”وما محمد الا رسول“ ترجمہ: ”اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ بھلا اگر یہ وفات کر جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ (یعنی کیا تم مرتد و خارج اسلام ہو جاؤ گے) اور اگر ایسا تم کرو گے تو اس میں سے خدا کا کوئی نقصان نہیں ہوگا اور خدا شکر گذاروں کے ساتھ ہے۔“

وہ لوگ جو حضورؐ کی حیات کے قائل نہیں انھیں اس آیت اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی تقریر سے اس بات کی سند مل جاتی ہے کہ حضورؐ اب (نعمو ب اللہ) باقی نہیں رہے حالانکہ آیت کا شان نزول غزوہ اُحد کے موقع پر اُس وقت کا ہے جبکہ دشمنان اسلام نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ آپؐ (نعمو ب اللہ) شہید کر دیئے گئے۔ یہاں حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا اُس آیت کو پیش کرنے کا مقصد یہی تھا کہ کہیں لوگ حضورؐ کے پردہ ہو جانے کی خبر سن کر مرتد نہ ہو جائیں اور اسی لئے آپؐ نے کہا کہ جو لوگ حضور ﷺ کو صرف ایک بشر کی حیثیت سے یعنی صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیثیت سے ان کی پرستش کرتے تھے۔ تو وہ ظاہری صورت و شکل کا تعین اب ہماری ناقص اور کمزور آنکھوں کے سامنے بہ بظاہر نہیں رہا۔ لیکن انہوں نے جس ایک خدا کی پوجا و پرستش کی دعوت دی تو وہ اب بھی زندہ ہے اور اُسی کی پرستش و پوجا ہونی چاہیے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضورؐ کی پوجا کون کر رہا تھا یا آج بھی حضورؐ کو زندہ جاننے والے حضورؐ کی پوجا کر رہے ہیں؟ کیا تعظیم کو تعبد کا نام دیا جائیگا؟ ایسا ہو ہی نہیں سکتا دراصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حیات النبیؐ کی اُس حقیقت کو جسکو حضرت سیدنا عمرؓ ابن خطاب نے ظاہر کر دیا تھا آپؐ بھی جانتے تھے مگر یہ حقیقت ہر ایک پر ظاہر نہ ہو جائے اس لئے آپؐ نے ایسا کہا۔ کیونکہ وہ دور ابتدائے اسلام کا دور تھا کہیں سادہ لوح مسلمان واقعہ حضورؐ کی پوجا پر مستش شروع نہ کر دیں جیسا کہ اکثر انبیاءؑ کے ماننے والوں نے اُن کے گذرنے کے بعد اُن کو ہی پوجنا شروع کر دیا اسی

حیات النبیؐ اور احادیث نبویؐ

○ احادیث طیبہ کی دو مشہور احادیث ابو داؤد و بیہقی نے روایت کیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اچھے دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے پس تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد وہ کیسے پیش کیا جائیگا جب کہ آپ قبر میں ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا فقال **إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَاكُلَ أَجْسَادُ الْأَنْبِيَاءِ**۔ کہ خدا نے زمین پر یہ حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجساد (جسم) کو کھائے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ اُنہوں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ **مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ غَائِبًا بَلَغْتُهُ**۔ یعنی آپؐ نے فرمایا:۔ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے گا میں خود اُس درود کو سُن لوں گا۔ اور جو غائبانہ پڑھے گا اُس کا درود (فرشتوں کے ذریعہ) مجھ تک پہنچا دیا جائیگا۔ اسی طرح بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ نے خلایق کی باتیں سننے کے قابل بنایا ہے وہ میری قبر کے پاس ٹہرا رہیگا جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا وہ مجھ تک پہنچائیگا۔ ان احادیث طیبہ سے یہ ثابت ہوا کہ آنحضور ﷺ اب بھی زندہ ہیں اور ہمارے درود و سلام کو سن رہے ہیں یا فرشتے آپؐ تک ہمارے درود و سلام کو پہنچا رہے ہیں۔ یہاں ایک نکتہ یہ ہے کہ جو اہل ایمان ہیں اور جنہیں حضورؐ سے محبت ہے وہ حضورؐ کو زندہ سمجھ کر ہی درود بھیجیں گے چونکہ اُن کو ”سُنَّیْت“ Sunniath کا منہ ہے اور جو بے ایمان اور بے منہ ہیں وہ کس منہ سے حضورؐ پر درود بھیجیں گے۔ اللہ نے ایسے ہی بے منہوں کو صم، بکم، عُمی، کہا ہے۔ یعنی بہرے ہیں، گونگے ہیں، اور اندھے ہیں اور یہ لوٹ کے آنے والے نہیں۔ یعنی یہ مسلمانیت کے ظاہری کان، منہ اور آنکھ تو رکھتے ہیں مگر سُنَّیْت کے کان، منہ اور آنکھ نہیں رکھتے یعنی حضورؐ کی محبت کی روح اُنکے اندر نہیں۔ جو اصل ایمان ہے۔ اسی طرح مسلم نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضور ﷺ شب معراج میں اس حالت میں گذرے کہ حضرت موسیٰؑ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اس حدیث صحیح مسلم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بھی زندہ اور حیات ہیں اس بات کے اثبات میں حضرت بوعلی محدث اپنی مُسند میں اور بیہقی نے کتاب حیات الانبیاءؑ میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ الحاصل یہ تمام احادیث صحیحہ و طیبہ اس بات پر گواہ ہیں کہ آنحضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی زندہ ہیں۔ جد امجد العظمیٰ سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ فرماتے ہیں۔

تو باعث دنیا و دین تو ہی ہے ختم المرسلین تیری حیات جاوداں کی حق نے کھائی ہے قسم (طیبات غوثی)

برادرانِ اسلام چنانچہ سعودی علماء بھی مسجد نبویؐ میں واقع روضہ رسالتؐ کے پاس درود سلام بھیجئے کو جائز سمجھتے ہیں اور اُنکی زائرین کو اجازت بھی ہے۔

حضور مسلمانوں کے ظاہر تو ظاہر بلکہ اُنکے خشوع اور خضوع کو بھی دیکھ رہے ہیں

حدیث صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا :

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ
وَلَا خَشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

اگرچہ تم مجھے قبلہ کی سمت (منہ کرا ہوا دیکھ رہے ہو مگر) مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں ہے۔ (جیسا میں سامنے دیکھ رہا ہوں) ویسے ہی میں تم کو اپنی پشت (پیٹھ) کے پیچھے سے بھی دیکھ رہا ہوں۔

اور قرآن نے بھی حضورؐ کی اس صداقت پر اس طرح گواہی دی ہے (۱۵-۱۹)

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدِ

(اے میرے حبیب) ہم آپؐ کو ہر نماز کی الٹ پھیر میں دیکھ رہے ہیں۔ (ترجمہ غوثی)

اعلیٰ حضرت سیدی غوثی شاہ فرماتے ہیں۔

یہ سچ ہے دیکھتے ہیں آپؐ یکساں ظاہر و باطن ہمیں بھی تو نظر آکر ذرا پھر دیکھنا دیکھو
تمہارا کمترین بندہ ہے غوثی یا رسول اللہ عنایت اس پہ رکھو یا محمدؐ مصطفیٰ دیکھو
(طیبات غوثی)

حیات النبیؐ اور حیاتِ طیبہ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثِيَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً لَّنَجْزِيَ بَيْنَهُمُ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (النحل آیت ۹۷) ”جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (اس دنیا میں) پاکیزہ زندگی کیساتھ زندہ رکھیے اور (آخرت میں) اُن کے (نیک) اعمال کا بہت ہی اچھا صلہ دیں گے۔

یہاں اس آیت میں حق تعالیٰ سبحانہ نیک اعمال کے صلہ میں مسلمانوں کو حیاتِ طیبہ کی بشارت دے رہے ہیں تو اندازہ کیجئے کہ حضورؐ کی حیاتِ طیبہ کی انتہا کیا ہوگی جو افضل الانبیاءؑ ہیں جو سید اولاد آدمؑ ہیں جنکی وجہ سے یہ کائنات بنی اور بنتی چلی جا رہی ہے اور خدا نے انھیں اپنی دونوں آنکھوں میں بٹھا رکھا ہے فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا اے میرے حبیبؐ تم ہماری دونوں آنکھوں میں ہو۔ جب وہ خدا کی آنکھوں میں ہیں تو انکی حیات کا لامتناہی ہونا ثابت ہوا۔

میری آنکھوں میں تُم تُم ہی میری نظر
تم کو دیکھا بھی تو خود کو ہی بھول کر (حضرت صحوٰ شاہؒ)

☆☆☆☆

حضورؐ کی موجودگی باعثِ دین و ایمان

سورۃ حجرات کی آیت نمبر ۷ میں یہ آیت حضورؐ کی دواماً موجودگی پر گواہی دے رہی ہے۔

وَاعْلَمُواْ اَنْ فِیْكُمْ رَّسُوْلًا اللّٰہِ ○ اور جان لو کہ تم میں خدا کے پیغمبرؐ ہیں۔

یعنی حضورؐ کی یہ موجودگی ہی مسلمانوں کی مسلمانی کی برقراری کا باعث اور وجہ دین و ایمان ہے

خدا تم میں نبیؐ تم میں ہے غوثی نظر میں تم بھی کیا کیا ہو کسی کے
(طیباتِ غوثی)

☆☆☆☆

حیات النبیؐ کے اثبات پر ایک اور دلیل

حدیث نبویؐ کے مشہور محدث حضرت ابو داؤد اور ابن سنیؒ نے مسجد میں داخل ہونے کی یہ دعائیں بتائی ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی اسی دعا کو مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھا کرتے۔ اور صحابہ کرامؓ کا بھی یہی معمول تھا اور آج سعودی عرب سے شائع ہونے والی دعاؤں کی کتابوں میں بھی اس دعا کو شامل کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ ﷺ

میں (داخل ہوتا ہوں) مسجد میں اللہ کا نام لیکر اور صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح مسجد سے نکلنے کے وقت کی بھی یہ دعائیں گئی ہیں

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ ﷺ (جسکو ابن ماجہ نے روایت کیا)

(نکلتا ہوں مسجد سے) اللہ کا نام لیکر اور صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

ان دعاؤں کو مستند احادیث کے ذریعہ پیش کرنے کا مقصد یہی ہے کہ آنحضور ﷺ آج بھی موجود ہیں۔ جن پر مسلسل درود و سلام بھیجا جا رہا ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ آپؐ کی موجودگی ہمارے بشری تقاضوں کی طرح نہیں بلکہ ایک نورانی کیفیات اور حقائق کو لی ہوئی ہے۔ ہمارے سلسلہ کے مشہور بزرگ جو ٹیپو سلطان شہیدؒ کے پیرومرشد بھی ہیں یعنی حضرت سیدنا شاہ کمال علیہ الرحمہ (متوفی ۱۲۲۵ھ م ۱۸۰۹ء) اپنے منظوم کلام ”خرمن کمال“ میں فرماتے ہیں۔

یہ رمز روح پروری و دلبری کرے آدّم ہو آب و گل میں تو پیغمبری کرے
تو نور سے خدا کے، ترے نور سے جہاں تو حق کی، اور خلق تری مظہری کرے
اور حضرت امیر مینائیؒ (متوفی ۱۳۱۸ھ م ۱۹۰۰ء) نے اس اعتبار کی اس طرح ترجمانی کی ہے۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل خواص یہ برزخ کبریٰ کا ہے حرفِ مشددا

برادران اسلام: متذکرہ دعاؤں کو مسجد کے باب الداخلہ میں اندر اور باہر لکھ کر لگائیں تاکہ مصلیان مسجد صحابہؓ کی سنت پر عمل کر سکیں (غوثی شاہ)۔

حیات النبیؐ اور چند واقعات

رافعہ سلسلہ کے مشہور بزرگ حضرت سید احمد رفاعی متوفی ۵۵۵ھ ہجری میں جب حج بیت اللہ سے فراغت پا کر آنحضور ﷺ کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ اقدس کے پاس پہنچے اور کچھ اشعار کے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ جالی مبارک سے آنحضور ﷺ کا دست مبارک نکلا اور حضرت سید احمد رفاعی علیہ الرحمہ نے آپ کے دست مبارک کو چوما اور پھر بے ہوش ہو گئے۔

قارئین دیکھا آپ نے حضورؐ کی حیات مبارکہ کا اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہوگا اور اس واقع کو تبلیغی نصاب کے فضائل درود میں بھی درج کیا گیا ہے۔

اسی طرح ایک اور مشہور بزرگ حضرت عبدالرحمن جامی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۸ / محرم ۸۹۸ھ) جنکا مزار شہر ہرات افغانستان میں مرجع خلافت ہے جب آپ ۷۸۷ھ میں فریضہ حج ادا کر کے مدینہ منورہ جانے کے ارادہ سے سفر کی تیاری میں تھے کہ آنحضور ﷺ نے امیر مکہ کے خواب میں آکر حضرت جامیؒ کی صورت بتا کر کہا کہ اس شخص جامی کو مدینہ منورہ نہ آنے دیں۔ چنانچہ امیر مکہ نے حضرت جامیؒ کو مدینہ منورہ جانے سے روک دیا۔ ادھر جامی اپنے آپ کو بورے میں لپیٹ کر تھپتھپاتے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے ادھر امیر مکہ کے خواب میں حضورؐ پھر تشریف لا کر اسکو یہ فرما رہے ہیں کہ وہ (جامی) یہاں آ رہا ہے اسکو یہاں آنے نہ دیا جائے۔ امیر مکہ نے خود چند آدمیوں کے ساتھ مدینہ جانے والوں کی تلاشی لی اور وہاں بورے میں لپٹا ہوا حضرت جامیؒ کو پایا اور پھر انھیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا کہ اسی رات امیر مکہ کے خواب میں تیسری مرتبہ حضورؐ نے تشریف لا کر فرمایا کہ ”وہ کوئی مجرم نہیں بلکہ وہ ہمارا عاشق ہے“ جب وہ یہاں آجائیگا تو مجھے اپنے روضہ سے باہر نکلتا پڑے گا (اور یہ قیامت تک نہ ممکن ہے) اسی لئے انھیں آنے سے منع کیا گیا ہے۔ جب یہ بات امیر مکہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے حضرت جامیؒ کی بہت تعظیم اور عزت کی اور انھیں انعام و اکرام کے ساتھ واپس لوٹا دیا۔

قارئین دیکھا آپ نے کہ اس واقعہ میں بھی حیات النبیؐ کا عکس جھلک رہا ہے۔ دراصل ہم میں ایسا ایمان اور ایسی محبت نہیں اور نہ ہماری آنکھیں ایسی ہیں جو حضورؐ کو دیکھ سکے قرآن نے جب صحابہؓ والے دور میں یہ فرمایا کہ تَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اے میرے حبیبؐ! آپ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں نہیں وہ لوگ آپ کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ وہ تو آپ کو صرف بشر کی حیثیت سے دیکھ رہے ہیں۔ ہاں صحابہؓ میں کچھ ایسے بھی تھے جو حضورؐ کو صحیح معنوں میں پہچانتے تھے چنانچہ حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں۔ یا رسول اللہ صلعم آپ کے جیسا حسین میں نے کسی کو دیکھا نہیں۔ اور کسی ماں نے آپ جیسا پیدا نہیں کیا۔

وَاحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرْفُطْ عَيْنِي
وَاجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءَ
خُلِقْتَ مَبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَانَكَ قَدْ خَلَقْتَ كَمَا تَشَاءُ

آپؐ ہر عیب سے پاک ہے آپ اپنی مرضی سے جیسا چاہتے تھے پیدا ہوئے اسی طرح حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ، حضرت سیدنا عمرؓ، حضرت سیدنا عثمانؓ اور حضرت سیدنا علیؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی حضورؐ کی توصیف میں نعتیہ اشعار کہے ہیں۔ آپ کے چچا حضرت سیدنا عباسؓ فرماتے ہیں۔

یا رسول اللہ صلعم حضرت ابراہیمؑ کو آگ کیسے جلاتی جبکہ آپؐ کی سلب میں موجود تھے۔ الحاصل:

مانا کہ جمالِ یار اتنا زلال تو نہیں ہے پھر بھی مگر جو خاص نگاہیں رکھتے ہیں اُن کے لئے جلوہ عریاں ہے

(حضرت سیدی صوحی شاہ)

انبیاءؑ کی بشریت پر اعتراض طریقہ کفار ہے

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد اللہ نے ایک جماعت میں سے ایک پیغمبر کو مبعوث کیا اور جس نے اُن سے کہا کہ تم خدا ہی کی عبادت کرو کہ اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود و حاجت روا نہیں تو کیا تم خدا سے ڈرتے نہیں (یہ سکر) ان کی قوم میں جو سردار کافر تھے اور آخرت کے آنے کو جھوٹ سمجھتے تھے اور دنیا کی زندگی میں (اللہ نے آزمائے کے لئے) انھیں خوشحالی دے رکھی تھی (جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ اُس پیغمبرؑ کی باتوں پر عمل کرنے لگے ہیں) تب انہوں نے اپنی قوم سے کہا مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَا كُفْرًا مِمَّا نَكْتُمُونَ مِنْهُ وَيَشْرِبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ○ (۲/۱۸) وَلَكِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذَا لَخَسِرُونَ - (آیت ۳۳-۳۴) (وہ کہنے لگے) یہ (پیغمبرؑ) تو تمہارے جیسا آدمی ہے جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو اسی طرح کا (کھانا) یہ بھی کھاتا ہے اور (پانی) جو تم پییتے ہو اُس قسم کا (پانی) یہ بھی پیتا ہے ○ اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کا کہاں لیا تو گھائے اور نقصان میں پڑ جاؤ گے۔ اسی طرح سورہ یاسین کی آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد باری ہے کہ جب اللہ نے ایک قوم پر اُن ہی میں سے ایک کو پیغمبر مبعوث کیا تو وہ کہنے لگے قَالُوا مَا آتَانَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ○ (۱۹/۲۲) تم تو کچھ بھی نہیں مگر ہمارے ہی جیسے بشر و انسان ہیں ○

برادران اسلام ! ان دو مذکورہ آیتوں سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو اپنے جیسا سمجھنا طریقہ کفار و مشرکین ہے چنانچہ آنحضورؐ کو بھی لوگ ویسا ہی سمجھے جیسا کہ پہلے پیغمبروں کو اُس زمانہ کے کفار سمجھتے تھے۔ اللہ نے حضورؐ سے فرمایا: قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحِي إِلَيَّ - آپؐ کہہ دیں کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر تو ضرور ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے اور اس آیت کا مخاطب اہل کفر و شرک سے ہے اس آیت کی تشریح فرماتے ہوئے میرے والد و مرشد حضرت سیدی پیر صفوی شاہ صاحب قبلہؒ اپنی مشہور کتاب ”رد منافقت“ میں بعنوان ”آنحضورؐ انسان یا بشر“ یوں فرماتے ہیں۔ ”اگرچہ کہ حضورؐ مثلیت میں بشر ہیں مگر یوحیٰ الہیؑ کی وجہ سے حضورؐ کی بشریت بے مثل ہے اس سے ہٹ کر بھی آیت بالا سے ظاہر ہے کہ حضورؐ انسان جیسے ہیں مگر کوئی انسان یا بشر حضورؐ جیسا نہیں۔ گویا حضورؐ کی بے مثلیت کھلی اور اٹل ہے تب ہی تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا ہے اَيْكُمْ مِثْلِي یعنی تم میں کون ہے جو میری طرح ہو صاحبانِ اسرار و رموز کے نزدیک۔

مثلیت بشریت کی ایک علت

یہ بھی ہے کہ لوگ حضورؐ سے مانوس ہو کر دین و ہدایت کی طرف مائل ہوں جیسا کہ کہا جاتا ہے ”الجنس الی الجنس“ جنس کو جنس ہی کی طرف رغبت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کے اندر اثر پذیر کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کہتے ہیں کہ ”لوگ حضورؐ کو اپنے اوپر قیاس کر لیتے ہیں“ حالانکہ حضورؐ کی شان یہ ہے

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَّا كَمِثْلِهِ
يَاقُوتُ حَجْرَةٌ كَالْحَجَرِ

عام لوگ حضورؐ کو عام بشر سمجھتے ہیں لیکن حضورؐ عام بشر نہیں۔ جیسے یاقوت پتھر جیسا ہے مگر پتھر نہیں بلکہ وہ ہیرا ہے۔ شاہ طریقت حضرت سیدنا شاہ کمالؒ فرماتے ہیں۔

شارح کثرت کے غمِ خیر البشر
کوئی نہیں پایا مگر خیر البشر

غمِ وحدت کے شجر، خیر البشر
وصلِ حق کو خلق میں بے واسطہ
اے کمال! اے سید عالم! جی

مسئلہ حیات النبیؐ اور تبلیغی جماعت

تبلیغی جماعت کے اکثر لوگ آنحضور ﷺ کی حیات کے قائل نہیں انھیں چاہیے کہ اُنکے ہی مکتب فکر کی ”تبلیغی نصاب کتاب“ میں فضائلِ درود کے باب میں حسب ذیل جو باتیں لکھی گئی ہیں اُس پر خود عمل کریں اور قائل ہو جائیں کہ آنحضور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اب بھی حیات ہیں۔

”بعنوان فضائلِ درود شریف“ چند متفرق حقائق

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَىَّ عِنْدَ قَبْرِی سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَیَّ نَائِبًا اُبْلِغْتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ كَذَا فِي الْمَشَوَّةِ السَّخَاوِیُّ فِي تَخْرِیْجِهِ .
○ حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجے ہے میں اسکو خود سنتا ہوں اور جو دوسرے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہونچا دیا جاتا ہے۔ (روایت بیہقی)

ف علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص درود سے درود بھیجے فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور تک پہونچائے اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس ﷺ اسکو خود سنتے ہیں۔ جو شخص دور سے درود بھیجے اسکے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گزر ہی چکا کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر جو شخص درود بھیجے اسکو حضور تک پہونچا دیں۔ اس حدیث میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اسکو حضور اقدس ﷺ بنفس نفیس خود سنتے ہیں۔ (اور آپ کا یہ سننا) بہت ہی قابلِ فخر قابلِ عزت، قابلِ لذت چیز ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں سلیمان بن یحیٰ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی میں نے دریافت کیا رسول اللہ! یہ لوگ حاضر ہوتے ہیں اور اور آپ پر سلام کرتے ہیں آپ اسکو سمجھتے ہیں؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور انکے سلام جواب بھی دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغ پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ کی آواز سنی۔ اس سے معلوم ہونا چاہیے کہ آنحضور ﷺ سلام بھیجے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب اُسے سعادت ہے چرچائیکہ ہر سلام کا جواب اُسے بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

اس مضمون کو علامہ سخاویؒ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کی لئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر۔ ساتھ حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں آجائے۔ اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْهُ بِبَالِكَ خَطَرَةٌ - حَقِيقُ يَانَ يَسْمُو وَانْ يَتَقَدَّمَ تَرْجَمَهُ : ”جس خوش قسمت خیال بھی آپ کے ولیمین گزر جائے وہ اسکا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اپھلے کودے)“ اس روایت میں حضور اقدس ﷺ کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اسلئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں لکھا کہ ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور اسکی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپ کے بدن اطہر کو زمین میں گھا سکتی اور اسپر اجماع ہے۔ امام بیہقیؒ نے انہ کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث الانبیاء احياء فی قبورہم یصلون انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے اسکی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور مسلم نے حضرت انسؓ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ نیز مسلم کی ہی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپکو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰؑ حضرت ابراہیم علی نبیاء وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (ماخذ تبلیغی نصاب)

فَبَايَ الْاَلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (تم کن کن حقائق کو جھٹلاؤ گے۔)

حیات النبیؐ

از: شیخ الاسلام مفسر قرآن حضرت سیدی مولانا صفحوی شاہ علیہ الرحمہ

وہ لوگ جو راہِ خدا میں مارے گئے قرآن ان کے تعلق سے ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا۔ الخ (آل عمران ۲۱) یعنی جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انھیں مردہ مت کہو کیوں کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے وہ رزق پارہے ہیں۔“ اور جو آئندہ بھی اس راہ میں قتل ہوئے ان کے تعلق سے بھی تہدید ہے۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات۔ الخ (بقرہ ۱۹) ”یعنی جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے انھیں مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں لیکن تم کو اس کا شعور نہیں۔“

جب امتیاز محمدی ﷺ کا یہ حال ہے کہ ان کو مردہ بولنا یا سمجھنا بھی خلاف ادب ہے۔ کیونکہ وہ زندہ ہیں اور رزق بھی پارہے ہیں تو خود حضور ﷺ کی حیات طیبہ کا کیا اعتبار ہو گا اور ہمارا کون سا شعور یہاں بارپا سکے گا؟ ”فرمایا حضور ﷺ نے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کی آواز میں سنتا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کیا آپ کی وفات کے بعد بھی یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا۔ ہاں! خدا نے زمیں پر حرام کر دیا ہے انبیاء کے اجساد کو کہ کھائے“ (طبرانی)

جی ہاں حضورؐ اب بھی حیات ہیں

اوپر کی حدیث شریف سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضورؐ حیات ہیں اور بہ نفس نفیس سنتے بھی ہیں۔ اس سننے کی وجہ ہے کہ قعدہ نماز میں راست طور پر بارگاہِ نبویؐ میں بھی سلام پیش کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی تقویر تو کیا تحضر بھی ایک صاحب ذوق نمازی کے لئے ضروری ہو جاتا ہے، حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ”تم اپنے قلب میں حضورؐ کی حضورؐ کی تھوڑی تھوڑی اور تب کہو السلام علیک ایہا النبیؐ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“

(ماخذ احیاء العلوم جلد اول باب چہارم)

اب ذرا حال غریباں دیکھ کر کھمدے نغمہ تاکہ کچھ تسکین تو ہونے سے تری آواز کے (الحضرت غوثی شاہ)

حضور ﷺ کا جواب سلام

مذکورہ شریف میں ابوداؤد اور تہذیبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پلوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔“ اس حدیث شریف سے حضور ﷺ کا حیات ہونا، سماعت فرمانا اور جواب سلام عطا فرمانا ثابت ہوا۔

امام ابن الحاج مدخل میں اور امام قسطلانی مواہب جلد دوم میں باب زیارت قبر شریف میں فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء نے حضور ﷺ کی موت اور حیات شریف میں کوئی فرق نہیں فرمایا۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی تصنیف مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ ”خدا نے حضورؐ کو ایسی قدرت بخشی ہے کہ آپؐ جہاں چاہیں اپنے جسد ظاہری سے ہو کہ جسد مثالی سے تشریف لے جائیں۔“

مقامش عہدہ، آمد و لیکن جہان شوق را پرور دگار است

(ماخذ رد منافقت) (مصنفہ حضرت مولانا صفحوی شاہ)

حیات النبیؐ

حضورؐ کے درباری شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ نے جب حضورؐ کے سامنے ان اشعار کو پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ”تم نے سچ کہا“

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ لِيَجْلَهُ
فَذُو الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ

یا رسول اللہ صلعم ! خدا نے آپؐ کی عظمت و شان ظاہر کرنے کے لئے آپؐ کا نام اپنے نام سے مشتق (Adopt) کیا ہے۔

دیکھئے عرش والا تو محمود ہے اور آپؐ محمدؐ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَاحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي
وَاجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءَ

یا رسول اللہ صلعم ”آپؐ سے بڑھ کر حسین اور خوبصورت میری آنکھوں نے نہیں دیکھا، اور ایسا حسین و خوبصورت آپؐ جیسا کسی عورت نے پیدا بھی نہیں کیا۔“

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(اور) یا رسول اللہ صلعم ! ہر عیب و نقائص سے بری آپؐ پیدا کئے گئے ہیں اور آپؐ اپنی مرضی سے جیسا چاہتے تھے ویسا ہی پیدا ہوئے یعنی اللہ نے آپؐ کو آپؐ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا۔ (مترجم : غوثی شاہ)

جہاں سب ہم نے چھان مارا حسین یکتا تمہیں کو دیکھا
مثال پائی ہر اک حسین کی حضورؐ تم سا تمہیں کو دیکھا
(حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ)

۸۶-۹۲

حیات النبیؐ اور تاجدارِ اہل بیت حضرت سیدنا امام زین العابدینؑ (ابن حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام)

إِن نِلْتِ يَارَوْحَ الصَّبَا يَوْمَ إِلَى أَرْضِ الْحَرَمِ نَبْلُغُ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمُ
اے بادِ صبا تیرا گزر اگر سر زمینِ حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبیؐ محترم رہتے ہیں
يَارَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَنْتَ شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ أَكْرَمُ لَنَا يَوْمَ الْحَزَنِ فَضْلاً وَجُوداً وَالْكَرَمُ
اے رحمتِ عالم آپؐ مجنبہ گاروں کے شفیع ہیں، ہمیں قیامت کے دن فضل و سخاوت اور کرم سے عزت دے

حیات النبیؐ اور امامِ لائِمہ امام اہل سنت

حضرت امام بخاریؒ و حضرت امام مسلمؒ اور تمام محدثوں اور اولیاء کے اماموں کے امام

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِداً أَرْجُو رِضَاكَ وَاحْتِمَى بِحِمَاكَ
اے سرداروں کے سردار میں آپ کے حضور آیا ہوں، آپ کی خوشنودی کا امیدوار آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں
أَنْتَ الَّذِي لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ أَمْرُؤُا كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرَاى لَوْلَاكَ
آپؐ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا اور اگر آپ مقصود نہ ہوتے یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ مِنْ ذَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهَلُوا أَبَاكَ
آپؐ وہ ہیں کہ جب حضرت آدمؑ نے آپ کا توسل اختیار کیا اپنی لغزش پر تو کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے جدِ بزرگوار ہیں۔

وَبِكَ الْخَلِيلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ بَرْدًا وَقَدْ حَمَدَتْ بِنُورِ سَنَاكَ
اور آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت ابراہیم خلیلؑ نے دعا کی تو ان کی آگ سرد ہو گئی۔ آپ کے نورِ برکت سے چھ گئی۔

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ لَإِبْنِي حَنِيفَةً فِي الْأَنَامِ سِوَاكَ
میں آپ کے جود و کرم کا طلب گار ہوں کہ اس جہاں میں ابو حنیفہؒ کے لئے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے

صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ بِأَعْلَمِ الْهُدَى مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ إِلَى مِثْوَاكَ
اے ہدایت کے علم سر بلند مشتقانِ شوق بے حد کے مطابق قیامت تک اللہ کا درود سلام آپ پر نازل ہوتا رہے۔

آدمؑ کو چھٹکارا ملا اور خضر کو رستہ ملا لائے وسیلہ جب ترا اے سیدِ عالی ہتم

اگر نام محمدؐ را نہ آور دے شفیع آدمؑ نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجاتا

حیات النبیؐ

از: قطب الاقطاب سید الاصفیاء حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی
المعروف حضرت سیدنا غوث الاعظم و شکیبای قدس اللہ سرہ و رحمۃ اللہ علیہ

بے حجابانا درا، از در کاشانہ ما کہ کے نیست بجز، درد تو درخانہ ما
(یا رسول اللہ ﷺ) آپ جو میرے محبوب ہیں بے حجاب و بے پردہ چلے آئے کہ میرے گھر (دل) کا دروازہ
کھلا ہے کہ یہاں (اس دل میں) آپ کی (محبت کے درد) کے سواء کوئی نہیں ہے
فتنہ انگیز مشو کا کل ممکن منشاء تاب نہ خیر ندارد دل دیوانہ ما
اپنی سیاہ زلفوں کو مت کھولئے۔ چونکہ زلفوں کی زنجیر میں پھنسے رہنے کی میرے دل کو تاب نہیں
گر نیکر آید و پر سد کہ بجز رب تو نیست گویم آنکس کہ رب و ادیس دل ویرانہ ما
اگر منکر نکیر (قبر میں) مجھ سے یہ سوال کریں کہ تمہارا رب کون ہے !
میں کونگا کہ وہ شخص ہی (میرا رب) ہے جو میرے ویرانہ دل کو لے گیا۔
محی بر شمع تجلای جمالش می سوخت دوست میگفت زبے ہمت پروانہ ما
اے محی (عبدالقادر) دوست کے جمال شمع تجلیات میں جب میں اپنے آپ کو جلایا (فانی الرسول) کا درجہ
حاصل کیا تو (دوست) نے کہا کہ واہ کیا ہمت ہے پروانہ کی۔ (مترجم: غوثی شاہ)
نور ہوجا، شمع روئے یار کا پروانہ بن * گر تجھے بنا ہو کچھ تو عقل کھو دیوانہ بن (حضرت غوثی شاہ)

حیات النبیؐ

از قطب الاقطاب حضرت سید الاولیاء حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی المعروف
حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ و رحمۃ اللہ علیہ

اندر آئینہ جاں عکس جمالے دیدم ہجو خورشید کہ در آب زلال دیدم
جس طرح سورج صاف اور شفاف پانی میں دکھائی دیتا ہے اسی طرح میں نے اپنی جان کے آئینہ میں حضور کا عکس جمال دیکھا۔
خیرہ شد دیدہ عقل زلعات رخ تو باوجود از پس پردہ خیالے دیدم
اگرچہ سادہ آنکھ آپ کے رخ روشن کی گرم تجلیات کو برداشت نہیں کریگی لیکن (اپنی نیستی و فانی) کے
ٹھنڈے پردہ میں خیالوں کے ذریعہ میں نے آپ کو ضرور دیکھا ہے
من اگر والہ و مدہوش شدم و معذورم کہ در آئینہ عجب حسن جمالے دیدم
میں اگرچہ آپ کے عشق میں مدہوش اور بے سدھ ہو چکا ہوں
لیکن آپ کے حسن جمال کو اسی مدہوشی کے آئینہ میں ضرور دیکھا ہے
تا معین زہ مفت دخت بے نور ازل نہ طلوع نہ غروب، نہ زوالے دیدم
اے معین اگرچہ تیری مفت لباس بے نور ازل (عدم اضافی) ہے جہاں نہ طلوع ہے نہ غروب ہے اور نہ زوال کو
دیکھا جاسکتا ہے یعنی آنکو دیکھا بھی تو اُنکے ہی نور اور اُنکی ہی تجلیات کے ظہور سے یعنی بقول حضرت

حیات النبیؐ

از : عاشقِ رسولؐ حضرت عبدالرحمن جامی علیہ الرحمہ
(متوفی ۵۵۵)

○

تو جانِ پاکی سَرِ بُسْرَد ، نئے آبِ و خاک اے نازنین
واللہ زجاں ہم پاک تر ، رُوحی فداک اے نازنین

یا رسول اللہ صلعم ! آپ کی ذاتِ مبارکہ تمام نقائصِ بھری سے پاک ہے، آپ
(لوگوں کی طرح) آبِ آتش اور خاکِ باد نہیں (یعنی عناصرِ ربیعہ کی طرح نہیں)
بلکہ قسم اللہ کی آپ کی ذاتِ مبارکہ ہماری پاک اور مقدس روح سے بھی پاک تر
ہے میری روح آپ پر قربان ہے۔

○

گر نہ بینم ہفتہ ماہِ رُحْتَ
بلگرد آہم ز چرخِ ہفتیں

یا رسول اللہ صلعم ! اگر میں آپ کو ہفتہ میں ایک دن بھی
نہ دیکھوں تو میری آہ و فغاں ساتوں آسمانوں سے بھی
اوپر جا پہنچے۔ (مترجم : غوثی شاہ)

اُنکو دیکھ کر جینا اُن سے چھوٹ کر مرنا

حیات النبیؐ

از شاہ طریقت حضرت سیدنا سید شاہ کمال علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۲۴ھ ۱۸۰۹ء
(جو ٹیپو سلطان کے پیر و مرشد تھے)



شہ انبیاءؑ یا حیات النبیؐ تجھے حق کیا یا حیات النبیؐ
ترے زلف و روح سے لیا صبح و شام ظلم و ضیا یا حیات النبیؐ
انا انت ، انت انا تجھ شرف دیا کبریا یا حیات النبیؐ
ترے گھر کے مطبخ کے ہے گنج کا فلک آسیا یا حیات النبیؐ
ترے آستانے کے ہے صحن کا زمیں بوریا یا حیات النبیؐ
جو بسمل ہے تجھ غم کی شمشیر کا اوجم جم گیا یا حیات النبیؐ
مضیٰ ما مضیٰ کر مرے حال پر کرم حالیا یا حیات النبیؐ

ترے در کا سگ ہے کمال اس پر
رکھ اپنا میا یا حیات النبیؐ



بسمل (زخمی) ظلم (اندھیرا) مضیٰ ما مضیٰ (جو کچھ کہ گذرا) میا (مہربانی)
مطبخ (کیچن، باورچی خانہ) گنج (خزانہ) انا (میں) انت (تُو) آسیا (وجہ امید آس)

اعلیٰ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہ کے والد الحاج حضرت سیدی کریم اللہ شاہ کا

یہ شعر بھی حیات النبیؐ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

من بجز احمدؑ نہ دیدم در جہاں
در جہاں ح ملک تادور الامکال

حیات النبیؐ اور شاعر مشرق

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال علیہ الرحمہ (مترجم: غوثی شاہ)

اے ظہورِ تُو شبابِ زندگی جلوہ ات تعبیرِ خوابِ بندگی
یارِ رسولِ صلعم! آپ کا ظہور (ہماری اسلامی اور عشق و محبت کی) زندگی کا شباب ہے اور
آپ کا جلوہ خوابِ حیات کی تعبیر ہے جس سے آخرت میں بھی فائدہ اٹھایا جائیگا
تادمِ تو آتش از گلِ کشود
تودہ ہائے خاک را آدم نمود
جس دن سے آپ کے دمِ نفس سے آگ مٹی سے وابستہ ہو گئی تو مٹی سے آدم یعنی انسان پیدا ہو گیا
کیونکہ اللہ کی ذات کو تو ہم اپنی چشمِ ظاہری سے نہیں دیکھ سکتے مگر یارِ رسول اللہ صلعم آپ ہمارے سامنے ہیں
(اور ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں)

باخدا در پردہ گویم باتو گویم آشکار
خدا سے در پردہ گفتگو ہوتی رہتی ہے اور آپ (یارِ رسول اللہ صلعم) بے حجاب ہیں اور میں آپ سے ہمکلامی کا
شرف حاصل کر رہا ہوں۔

در جہاں شمعِ حیات افروختی بدگان را خواجگی آموختی
یارِ رسول اللہ صلعم! آپ نے دنیا میں شمعِ حیات روشن کر دیا اور اپنے غلاموں کو (کلمہ طیبہ کی بدولت)
دنیا پر حکومت کرنا سکھادیا

تو آں اسرارِ جاں را فاش تر گفت
بدۂ نطقِ عرف ایں عجبی را

جانِ عالم کے رازوں کو میں فاش کر دوں اگر آپ یارِ رسول اللہ صلعم مجھے عجبی (غیر عرب) کو
عرب کی فصاحت بیانی عطا کر دیں۔

وگر افسانہ غم باکہ گویم کہ اندر سینہ ہا غیر از تو کس نیست
میں اپنا فسانہ غم کس کو سناؤں کیونکہ میرے خانہ دل میں آپ کے سوا کوئی نہیں

وہ دانائے سُبُل ختمِ الرِّسْلِؐ جس نے
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا
وہی قرآن وہی فرقان وہی یلین وہی طہ

کبھی اے حقیقت منظرِ نظرِ آلاس محاز میں کہ ہزاروں سجدے تیرے ہزار میرے جہنم، ناز میرے

حضورؐ کو دیکھنے پر

الحضرت سیدی غوثی شاہ قدس اللہ سرہ کے چند اشعار

ماخذ۔ طیباتِ غوثی (منظوم کلام)

بیانِ نعت احمدؑ سے معطر ہے دہن میرا خدا منہ چوم لیتا ہے وہ شیرین ہے سخن میرا
ذرا سی جھلک سرکار کے جلوے کی دیکھی ہے تو کیا کیا تکتے ہیں منہ آج شیخ و درہن میرا

اک جھلک دیکھی ہے سرکار کے جو جلوے کی آج موسیٰ کہیں منہ تکتے ہیں کیا کیا میرا

محمدؐ کا ہے نظارہ مرے دل اور آنکھوں میں مزہ لیتا ہوں فرقت میں تصور سے وصالوں کا
سنائیں گے غزل یہ نعتیہ محشر میں ہم غوثی نبیؐ کے سامنے مجمع ہو جس دم عشق والوں کا

رویائیں نظر زلف محمدؐ پہ پڑی ہے مدت میں کہیں اب میری تقدیر لڑی ہے
دیکھو تو ذرا مرنا میرا عشق نبیؐ میں سرکارؐ بھی ہیں موت بھی دُلسن سی کھڑی ہے

محمدؐ ادھر بھی ذرا دیکھنا ہمیں بھی اُو نور خدا دیکھنا
ہے بلبل کا جینا گلوں ہے مگر میری زندگی آپ کا دیکھنا

جہاں سب ہم نے چھان مارا حسین کیسا تمہیں کو دیکھا
مثال پائی ہر اک حسیں کی حضورؐ تم سا تمہیں کو

دل میں ہے خیال رخ زیبائے محمدؐ ہے پیش نظر حسن تجلّائے محمدؐ
جنت سے غرض بھکونہ دوزخ کی ہے پروا شیدائے محمدؐ ہوں شیدائے محمدؐ

خدائی ساری دیکھی ہم نے اپنے دیدہ دل سے نہ پایا ایک بھی تم سا محمد رسول اللہ
جمال لا الہ الا اللہ دیکھتا ہے وہ ہے جس کے آگے آئینہ محمد رسول اللہ

تیرے قرباں ساقیا بھر بھر کے دے جامِ طہور تو سلامت ہو ترا آباد میخانہ رہے
تو رہے آنکھوں میں تجھ کو میں سجدہ کروں کعبہ آنکھوں میں مری ٹھہرے نہ تھخانہ رہے

ادب سے رک گیا جب میں تو دی آواز حضرتؐ نے کہاں ہے غوثیؐ خستہ کمر دہبار میں آئے
مجھے دہبان نے روکا جب کہا سرکارؐ نے ہنس کر اسے آنے دو یہ غوثیؐ ہے دیوانہ ہمارا ہے

(طیباتِ غوثی)

☆☆☆☆

نعتِ نبویؐ

از : المحضرت سیدی غوثی شاہ قدس اللہ سرہ

○ محمدؐ کا آنکھوں میں اپنے مکاں ہے
 تمنائے دیدار کیسی کہ ہر دم
 پھنسے ہیں دو عالم کے دل گیسوؤں میں
 خدا کا تو ثانی نہیں کوئی لیکن
 ہم اس کے ہیں بندے ہم اس کی ہیں امت
 کریں کیا فدا آپ پر یا محمدؐ
 بھلا کس طرح ہو ہمیں خوفِ محشر
 محمدؐ کو کیا جانتا ہے تو غوثیؒ

میرا دین و ایماں میرا جان جاں ہے

○ رُویا میں نظر زلفِ محمدؐ پہ پڑی ہے
 کم مستی عشقِ نبویؐ ہوتی ہے واعظ ؟
 تصویر سے کیا کام ہے عشاقِ نبیؐ کو
 جولڈتِ اُلفت ہے مرے دل ہی سے پوچھو
 دیکھو تو ذرا مرنا مرا عشقِ نبیؐ میں
 ہر سانس میں احمدؐ کی صدا اُٹھتی ہے دل سے
 مدت میں کہیں اب مری تقدیر لڑی ہے
 دیوانے یہ مئے تو میری گھٹی میں پڑی ہے
 صورت یہ مرے دل کے نگینے میں جڑی ہے
 اُتتا ہے مزہ جتنی کہ یہ چوٹ کڑی ہے
 سرکار بھی ہیں موت بھی دولہن سی گھڑی ہے
 واللہ یہ نایاب مرے دل کی گھڑی ہے

جاں غوثیؒ نے دی آج فقط عشقِ نبیؐ میں

اتنی سی تو ہے بات مگر دھوم بڑی ہے

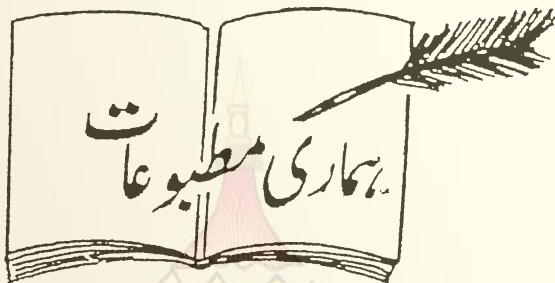
محبوبِ نازنینا ﷺ گلکدہ خیال کا ایک اور ورق

○

از: مولانا غوثی شاہ

سُلطانِ تاجداران	شہمہ	شہانِ خُوباں
نازِ ہمہ	دلدارِ	دلربایاں
تجھ سے بہارِ عالم	دل بند صد	گلستاں
تو ہی حیاتِ عالم	اے جانِ جملہ	جاناں
سرتاجِ ماہِ رُویاں	سرِ خیلِ	جنگجویاں
سرتاجِ کجِ کلاہاں	محبوبِ	نازنیناں
اے صدرِ بزمِ امکان	اے میرِ محفلِ جاں	
تقدیرِ جملہ اکوان	اے سختِ خوش نصیباں	
فردوسِ چشمِ بیٹا	اے پیکِ صد	گلستاں
اے جانِ غوثینا	اے وجہِ دین و ایماں	

پیک (قاصد)۔ کج کلاہ (معتوق) اکوان (جملہ موجودات)
 بغت (قسمت)۔ دل بند (پیارا) سرخیل (سردار، امیر)
 جنگجویاں (حق کی راہ میں لڑنے والے عارفین)



☆ جام بہ جام ☆ اسرار توحید ☆ غرمن کمال ☆ کلماتِ کمالیہ ☆ رباعیات ابوالخیر مخزومی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کی چند مشہور تصانیف

☆ کلمہ طیبہ ☆ مقصد بیعت
☆ نور النور ☆ معیت الہ (تصوف) ☆ طیباتِ غوثی (منظومات) ☆ مواظِ غوثی

حضرت مولانا صحوٰی شاہ صاحب قبلہؒ کی چند مشہور تصانیف

☆ سیرِ عبدیت (واقعہ معراج) ☆ تدریسِ مدینہ (نعتیں) ☆ کتابِ مبین (پارہ اول پارہ دوم)
☆ تشریحی ترجمہ قرآن ☆ الم تر انا وانا لاس (منظوم ترجمہ قرآن) ☆ گیارہ مجالس
☆ تقدیس شعر معہ اضافات ☆ تطہیرِ غزل (مجموعہ کلام) ☆ اشاراتِ سلوک (تعلیماتِ غوثیہ)
☆ سلسلۃ النور (شجرہ بیعت) ☆ بدعتِ خُسہ ☆ ردِ منافقت

حضرت مولانا غوثی شاہ صاحب کی تصانیف

☆ میزانِ طریقت ☆ رسولِ جہاں ☆ اسرار الوجود ☆ تذکرہ نعمان ☆ تاریخِ صوفی
☆ قرآن سے انٹرویو ☆ تاج الوفا ☆ مرآۃ العارفین ☆ کبریتِ احمر ☆ جوہرِ سلیمانی
☆ عظمتِ مدینہ ☆ حج گائیڈ دیارین ☆ کتابِ سلوک ☆ فیوضیاتِ کمال ☆ توصیفِ کمال
☆ تعلیماتِ صوفیہ ☆ عقائدِ اہل سنت ☆ خاتم النبیین ☆ تذکرہ شیخ اکبر ☆ گلِ کدہ خیال (منظوم کلام)
☆ حسنِ حسین ☆ افسہ العرب (زیر اشاعت) ☆ مسافر (زیر اشاعت)

جمالِ محمدیؐ

حضرت سیدی مولانا صفحوی شاہؒ



اُن کے رخسار کی روشنی سے چاند تارے چمکنے لگے ہیں
 اُن کے انفاس کی تازگی سے ، پھول سارے مہکنے لگے ہیں
 یاد رہ رہ کے آنے لگی ہے جیسے کھلنے لگی ہر کلی ہو
 چاک ہے آرزوں کا دامن ، اور کانٹے کھٹکنے لگے ہیں
 آسمان کی روانی کا عالم ، جیسے ساون برستا ہو رم جھم
 یعنی یوں دل بھر آیا ہے اپنا ، گویا بادل اُٹھنے لگے ہیں
 اُن سے الفت محبت فریضہ ہے اپنا ، اس میں مرنا بھی ہے اپنا جینا
 اُن بنا کتنے جیون سفینے پتہ مَجدھار اُلٹنے لگے ہیں
 آو اے دوست آو ادھر کو ، ساز الفت کا پھر کوئی چھیڑو
 دیکھو چھائے گٹھا دیکھو مچلے فضاء ، رُخ پے کاگل سنور نے لگے ہیں
 دیکھے دیکھے کوئی ان کی رفتار دیکھے ، فرش تاعرش یکساں قدم ہے
 چال کچھ ایسی سادہ سبک ہے پر فرشتوں کے پنچنے لگے ہیں
 جو گذرتی ہے ہم پر خدا را نہ پوچھو ، ہم یہ صفحوی بتائیں بھی کیسے
 چاہے خلوت ہو یا چاہے جلوت ہم بہ ہر جا تڑپنے لگے ہیں